السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا ابھی تک نبوت اوروحی کا سلسلہ جاری ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر سے فارغ ہوکرارشادفرمایا:

"هَل رَأَى أَحَدٌ مِنكُمُ اللَّيلَةَ رُؤيا" وَيَقولُ : "لَيسَ يَبقَى بَعدِي مِنَ النُّبُوَّةِ إِلَّا الرُّؤيا الصالِحَةُ"

(کیا تم میں سے کسی نے آج رات کوئی خواب دیکھا ہے؟اورفرماتے: میرے بعد نبوت میں سے صرف اچھے خواب ہی باقی رہیں گے۔"(سلسلة الصحیحہ: 1473"

یہ حدیث اس بارے میں نص ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت اوروحی کا کوئی سلسلہ نہیں سوائے اچھے خوابوں کے اوریہ نبوت کاچھیالیسواں (46) حصہ ہے۔

اورایک جماعت جوکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کے بقاء اورجاری رہنے کی دعوے دار ہے' نے اس حدیث اوردیگراحادیث کی تاویل کرتے ہوئے انہیں بیکارقراردیاہے۔

جیساکہ انہوں نے اللہ کے فرمان:

وَلـٰكِن رَسولَ اللَّهِ وَخاتَمَ النَّبِيّـۧنَ ... ٤٠ ... سورة الاحزاب

کی تحریف کرتے ہوئے "خاتم النبیین"کوزینة النبیین"قراردیاہے۔

کبھی کہتے ہیں کہ تشریعی نبوت ختم ہوگئی، غیر تشریعی نبوت باقی ہے۔

قابل افسوس بات تو یہ ہے کہ انہی میں سے کسی نے الشیخ محی الدین بن عربی کی کتاب "الفتوحات المکیۃ" سے جھوٹی نبوت پر دلالت کرنے والے چند کلمات پر مشتمل ایک پمفلٹ ترتیب دے کر اسے لوگوں میں نشر کیا ہے۔ بڑے بڑے مشائخ میں سے کوئی بھی ان کا رد کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ حالانکہ اس سے قبل وہ ان جھوٹی نبوت کے دعویداروں کے رد میں کئی رسائل لکھ چکے ہیں، لیکن وہ اس پمفلٹ کا جواب اس لیے لکھنے سے باز ہیں کہ اس پمفلٹ کے جامع نے ابن عدی کے کلام جوکہ ان کی گمراہی کا مؤید ہے کے سوا' اس میں اپنی طرف سے کچھ نہیں لکھا۔ تو یہ اس کی ایک چال ہے کہ اگر یہ مشائخ اس پمفلٹ کا جواب دیتے ہیں تو درحقیقت وہ شیخ اکبر ابن عربی کا رد کررہے ہیں اوراتنی جراءت ان میں نہیں کہ وہ شیخ اکبر کا رد کرسکیں۔ اگر وہ اسے زندیقیت (بے دینی) نہیں سمجھتے تو اور بے دینی کیا ہے؟

توگویا کہ ان مشائخ کا یہ عقیدہ ونظریہ ہے کہ باطل بھی محل اورمقام کے اعتبار سے ہوتا ہے۔ اگر یہ ایسے شخص کے خلاف کھڑے ہوئے ہیں' جیسے یہ کافر سمجھتے ہیں تو(اس کی بات'نظریات) باطل ہیں اورجب ایسے شخص کے مدمقابل ہوں جیسے یہ مسلم بلکہ ولی تسلیم کرتے ہیں۔ تو(اس کے نظریات باطل ہونے کے باوجود) حق ہیں۔ واللہ المستعان۔

(یعنی باطل وحق کوپرکھنے کےلیے شخصیات کو معیار سمجھنے سے یہی ہوتا ہے کہ ناپسندیدہ شخصیت کی بات کفر اورپسندیدہ کی حق قرارپاتی ہے۔)

اسی طرح حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی گئی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بیٹا ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فوت ہوا تورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:

(یقیناً اس (میرے بیٹے) کےلیے جنت میں دودھ پلانے والی ہے۔ اگروہ زندہ رہتا توسچا نبی ہوتا۔ ''یہ روایت ضعیف ہے۔ (الضعیفہ: 220''

اس حدیث کا دوسرا جملہ حضرت عبداللہ ابن ابی روفٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حدیث میں بھی ہے کہ جب ان سے کہا گیا کہ آپ کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق کیا خیال ہے توفرمایا:

''وہ بچپن میں ہی فوت ہوگیا' اگر یہ بات مقرر ہوتی کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی ہوگا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بیٹا زندہ رہتا لیکن آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔''

امام بخاری رحمة اللہ علیہ نے اسے "صحیح بخاری 10/476"اورابن ماجہ: 1/459"نے روایت کیا ہے اوراحمد"4/353"کی حدیث کے الفاظ یہ ہیں: "اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی نے آنا ہوتا تو

"آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بیٹا حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فوت نہ ہوتا۔

اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا:

(حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو' اگر وہ زندہ رہتا تو سچا نبی ہوتا۔ ''(مسند احمد 280،3/133۔281''

اس کی سند مسلم کی شرط پر صحیح ہے اور اس میں یہ زائد الفاظ ہیں کہ:

''لیکن وہ باقی (زندہ) نہ رہا' اس لیے کہ تمہارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔''

حضرت حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ (10/476) نے اسے ذکر کرکے "صحیح "کہا ہے۔

اور یہ روایات اگرچہ موقوف ہیں (لیکن) حکماً مرفوع ہیں۔ کیونکہ ان کا تعلق انہی امور سے ہے۔ جہاں رائے 'عقل کا کوئی تعلق نہیں۔ جب یہ بات آپ کو سمجھ آگئی تو اس سے آپ کو قادیانیوں کی گمراہی واضح ہو جائے گی کہ ان کا اس جملہ:

اگر حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ زندہ رہتا تو نبی ہوتا' سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کے باقی وجاری رہنے پر استدلال باطل ہے۔ کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طرح بالکل ثابت نہیں۔''

اگر وہ اسے آثار صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین سے قوی کرنا چاہیں' جیسا کہ ہم نے کیا ہے تو یہ بات انہیں خاموش کرانے کے لیے کافی ہے اور ان کی دلیل انہی کے خلاف جائے گی۔ وہ اس طرح کہ آثار صحابہ رضوان اللہ عنہم اجمعین میں اس بات کی تصریح ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی نہ ہونے کے سبب وہ بچپن میں فوت ہوئے۔ (اور یہ بات ان کے خلاف ہے) کبھی کبھی وہ اپنی عادت سے مجبور ہو کر مجادلہ کا مناظرہ کرتے ہوئے' ان آثار سے استدلال کمزور کرنے اور انہیں موقوف ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن ہم نے ان کی اس دلیل کو جن دلائل سے کمزور ثابت کیا ہے' اس سے چھٹکارا ان کے لیے جوئے شیر لانے سے کم نہیں۔ اس لیے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً صراحت سے یہ حدیث صحیح ثابت نہیں۔ (نظم الفرائد 1/156۔154

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

[فتاویٰ البانیہ](#)

[غیب کے مسائل](#) صفحہ:139

محدث فتویٰ